JIBAS (The International Journal of Islamic Business, Administration and Social Sciences) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu)
ISSN: APPLIED FOR (P) & (E)
Home Page: http://jibas.org
Approved by HEC in Y Category
Indexing IRI (AIOU), Australian Islamic Library, Euro pub.
PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,** Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.
Website: www.habibia.edu.pk,
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

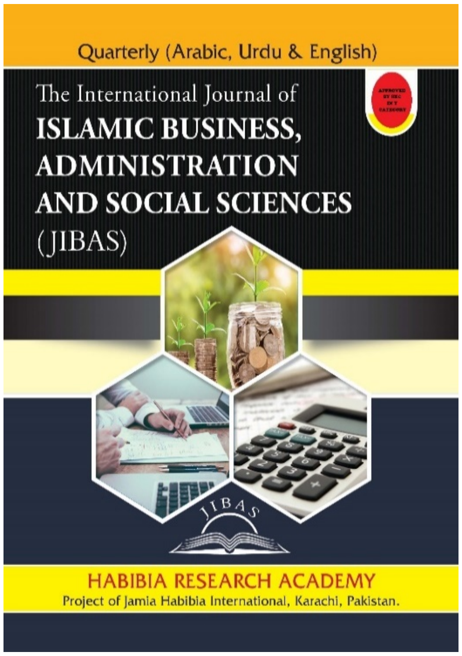

TOPIC:

COMPARITIVE REVIEW OF APPLICATIONS OF LEGISTATION ON BLASPHMAY IN MUSLIM COUNTRIES: PAKISTAN AND MALAYSIA

مسلم ممالک میں توہینِ رسالت پر قانون سازی کی اطلاقی صورتِ حال، تقابلی جائزہ(پاکستان، ملائیشیا)

AUTHORS:

1. *Dr. Asma Aziz, Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Govt. College Women University Faisalabad. Email ID: asmaaziz@gcwuf.edu.pk Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-2599-8757*
2. *Nimra Liaqat, M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Govt. College Women University Faisalabad. Email ID: nimraliaqat2931@gmail.com Orcid ID: https://orcid.org/0000-0001-8209-7755*

How to Cite: *Aziz, Asma, and Nimra Liaqat. 2022. "COMPARITIVE REVIEW OF APPLICATIONS OF LEGISTATION ON BLASPHMAY IN MUSLIM COUNTRIES: PAKISTAN AND MALAYSIA: مسلم ممالک میں توہینِ رسالت پر قانون سازی کی اطلاقی صورتِ حال، تقابلی جائزہ(پاکستان، ملائیشیا)". International Journal of Islamic Business, Administration and Social Sciences (JIBAS) 2 (4):71-84.*
URL: http://www.jibas.org/index.php/jibas/article/view/92.

Vol. 2, No.4 || October –December 2022 || P. 70-84
Published online: 2022-12-30

QR. Code

COMPARITIVE REVIEW OF APPLICATIONS OF LEGISTATION ON BLASPHMAY IN MUSLIM COUNTRIES: PAKISTAN AND MALAYSIA

مسلم ممالک میں توہینِ رسالت پر قانون سازی کی اطلاقی صورتِ حال، تقابلی جائزہ(پاکستان، ملائیشیا)

Asma Aziz, *Nimra Liaqat,*

ABSTRACT:

"Love and devotion to Sayyid-al-Anbiya Hazrat Muhammad is the main part of every Muslim's faith. The obedience of the Messenger of Allah is declared in several verses of the Quran as Allah's obedience. A person's faith cannot be complete until the Messenger of Allah becomes beloved to him above all relationships. Therefore, the opponents and deniers of Islam have made such efforts in every era to break the Muslim Ummah, and as a result of these conspiracies, many temptations have emerged, one of which is the implementation of the laws of blasphemy and the failure of its practical efforts. As Muslim countries, Pakistan and Malaysia also have state-level efforts to enforce blasphemy laws so that people individually do not take the law into their own hands. The blasphemy cares, and implantation of this law have been covered in this article."

Keywords**:** *Blasphemy law, Faith, Muslim Ummah, Messenger of Allah.*

اسلام کی بنیاد کلمہ طیبہ پر ہے جس میں عقیدہ توحید کے ساتھ ساتھ عقیدہ رسالت کو بھی اہمیت دی گئی ہے۔رسول ﷺ کی بدولت ہی ہمیں معرفتِ الٰہی اور دینِ اسلام کی پہچان اور آگاہی ملتی ہے۔اسلام کی اساسی تعلیمات میں رسول اللہ ﷺ کی محبت و اطاعت لازم ہے اور آپ ﷺ کی نافرمانی اور آپ ﷺ کو ایذا دینا حرام ہے۔ قرآن نے رسول اللہ ﷺ کو ایذا دینے والوں سے متعلق سخت وعید سنائی ہے:

''اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا مُّہِیۡنًا''(1)

(جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ نے دنیا و آخرت میں لعنت کی ہے اور ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کیا ہے۔)

''یَآ أَیُّهَا الَّذِیۡنَ آمَنُوۡا لَا تَرۡفَعُوۡٓا أَصۡوَاتَكُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجۡهَرُوۡا لَهٗ بِالۡقَوۡلِ كَجَهۡرِ بَعۡضِكُمۡ لِبَعۡضٍ أَنۡ تَحۡبَطَ أَعۡمَالُكُمۡ وَأَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ''(۲)

(اے ایمان والو!اپنی آوازیں نبی ﷺ کی آواز سے اوپر نہ کرو اور نہ ان سے اونچی آواز سے بات کرو جیسے ایک دوسرے کے ساتھ کرتے ہو، کہیں(ایسا نہ ہو کہ) تمہارے اعمال اکارت جائیں۔اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔)

قرآن پاک کی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے لیے اس ادب، تعظیم، وقار، شائستگی احترام اور تکریم کا بیان ہے جو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان سے چاہتا ہے۔اس میں سب سے پہلا ادب یہ ہے کہ جب کوئی مسلمان نبی کریم ﷺ کی موجود میں ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کریں تو ان میں سے کسی کی آواز نبی کریم ﷺ کی آواز سے بلند اور اونچی نہ ہو۔دوسرا ادب یہ ہے کہ جب کوئی آپ ﷺ سے بات چیت کرے تو بہت زیادہ ادب و احترام سے اور سکون سے بات کرے۔ایسے بے تکلفی سے اور اونچی آواز میں بات نہ کرے جیسے تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ کرتے ہو۔بعض نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ یا محمد ﷺ یا محمد ﷺ نہ کہو بلکہ جب نبی کریم ﷺ سے بات چیت کرنے لگو تو ادب اور پیار سے یا رسول اللہ ﷺ سے خطاب کرو۔اگر عزت و وقار سے بات چیت نہیں

کروگے تو بے ادبی ہوگی اور اس بے ادبی کی وجہ سے تمہارے اعمال ضائع ہو سکتے ہیں۔

"إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِن وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ"(۳)

(جو لوگ آپ ﷺ کو حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر (بالکل) بے عقل ہیں۔)

قرآن مجید کی یہ آیت قبیلہ بنو تمیم کے بعض اعرابیوں (گنوار قسم کے لوگوں) کے بارے میں نازل ہوئی، جنھوں نے ایک روز دوپہر کے وقت، جو کہ نبی اکرم ﷺ کے قیلولے کا وقت تھا، حجرے سے باہر کھڑے ہو کر عامیانہ انداز سے یا محمد ﷺ یا محمد ﷺ کی آوازیں لگائیں تاکہ آپ ﷺ باہر تشریف لے آئیں۔ ان کے اس فعل پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کی اکثریت بے عقل ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ نبی کریم ﷺ کی جلالت، شان اور آپ ﷺ کے ادب و احترام کے تقاضوں کا خیال نہ رکھنا بے عقلی ہے۔

"إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا"(۴)

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی پھٹکار ہے اور ان کے لیے نہایت رُسوا کن عذاب ہے

اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو ایذا پہنچانا، آپ ﷺ کی تکذیب، آپ ﷺ کو شاعر، کذاب، ساحر وغیرہ کہنا ہے۔ علاوہ ازیں بعض احادیثِ مبارکہ میں صحابہ کرامؓ کو ایذا پہنچانے اور ان کی تنقیص و اہانت کو بھی آپ ﷺ نے ایذا قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں قرآن مجید میں بے شمار بار اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب محمد ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کے لیے دردناک عذاب کی نشاندہی کروائی ہے۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانہ صرف اور صرف جہنم کی آگ ہے اور وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

توہین رسالت کیا ہے؟: ہر وہ بات جس میں توہین آمیز کلمات شامل ہوں جس میں کسی بھی ذریعہ سے حضرت محمد ﷺ کی توہین اور بے حُرمتی کا پہلو نکلتا ہو، وہ توہینِ رسالت متصور ہوگی۔ علاوہ ازیں سُنتِ رسول ﷺ کا مذاق اڑانا اور رسول ﷺ کا ذکر موقع کی مناسبت کے بغیر کرنا بھی توہینِ رسالت کے زُمرے میں شامل ہوتا ہے۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں حضور سرورِ عالم ﷺ کی ذاتِ اقدس سے متعلق نازیب کلمات کہنے والوں یا ایسے کلمات جن سے اہانت اور تنقیص کا پہلو نکلتا ہو ان کے لیے عذاب محصین کی وعید شدید فرمائی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا"(۵)

(بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے)

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی ایذا کو اپنی ایذا اقرار دیا جیسے حضور ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا۔ یہ بات حضور ﷺ کے مقام و مرتبہ اور آپ ﷺ کے احترام پر دلالت کرتی ہے۔

توہین رسالت کے سد باب کے لیے قرآن وحدیث میں احکامات: قرآن مجید میں متعدد مقامات پر رسول اللہ ﷺ کے لیے ادب و تعظیم کا بیان ہے جو کہ ہر مسلمان سے مطلوب ہے۔ پہلا ادب یہ ہے کہ تمہاری آواز نبی کریم ﷺ سے کلام کرو تو نہایت سکون اور وقار سے کرو۔ اس طرح اونچی آواز میں بات نہ کرو جیسا کہ تم آپ میں کرتے ہو۔ اگر ادب و احترام کے ان تقاضوں کو ملحوظ نہ رکھو گے تو تمہارے اعمال برباد ہو سکتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ''[٦]

(مجھ اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی ﷺ کی آواز سے اوپر نہ کرو اور نہ ان سے اونچی آواز میں بات کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو، کہیں (ایسا نہ ہو کہ) تمہارے اعمام اکارت ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو)

صحابہ کرامؓ کو جب بات سمجھنے میں دقت آتی تو وہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کرتے راعنا یا رسول اللہ ﷺ اے اللہ کے رسول ہماری رعایت فرماتے۔ یہودیوں کی لغت میں اس کے معانی غلط تھے۔ لہٰذا ارشاد باری تعالیٰ ہوا:

''يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ''[٧]

(اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کے حضور ﷺ ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی بغور سنو اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے)

رسول اللہ ﷺ سے تقدیم نہ قول میں ہو نہ فعل میں یہ ادب و احترام بارگاہ رسالت ﷺ کے خلاف ہے۔ اس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ''[٨]

(اے ایمان والوں اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھ اور اللہ سے ڈرو۔ بے شک اللہ سنتا جانتا ہے)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی اس آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "المراد بین یدی رسول اللہ وذکر اللہ تعالیٰ تعظیما لہ واشعارا بان التقدیم علی رسول اللہ کان التقدیم علی اللہ تعالیٰ فانہ من اللہ بمکان یوجب اجلالہ لابہ وسوء الادب بہ سوء ادب اللہ"[٩]

(اصل مقصد دیہاں یہ ہے کہ تم رسول اللہ ﷺ سے تقدیم نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر محض تعظیم کے لیے ہے اور اس با کو سمجھانے کے لیے رسول اللہ ﷺ سے تقدیم کرنا گویا اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ وہ مقام حاصل ہے کہ آپ کی تعظیم اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے اور آپ کی بے ادبی اللہ تعالیٰ کو بے ادبی شمار ہو گی۔)

دنیا و آخرت میں جب کے لیے اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے وہ کافر ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو ایذا پہنچانے والے پر بھی دنیا و آخرت میں اللہ کی لعنت ہے۔ تو ثابت ہوا کہ رسول ﷺ کو ایذا دینے والا بھی کافر ہے۔ ان لوگوں کے لیے ذلت و رسوائی کا دردناک عذاب ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ''(۱۰)

(اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتے اور اس کی کل حدوں سے بڑھ جانا اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے خواری کا عذاب ہے)

نبی کریم ﷺ نے مکہ میں جب اعلان نبوت فرمایا تو اس کے بعد ابتلاء و آزمائش کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ دین اسلام کی تبلیغ میں رکاوٹیں کھڑی کی گئیں۔ نبی کریم ﷺ تیرھویں سال ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لے گئے وہاں آپ نے سلطنت اسلامیہ کی بنیاد رکھی اور ایسے تاریخ ساز فیصلے فرماتے جو قیامت تک ہمارے لیے مینار نور کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جو لوگ رہانت رسول ﷺ کے مرتکب ہوتے۔ ان کے لیے قرآنی دستور کے مطابق فیصلے فرماتے اور خود رسالت مآب ﷺ نے شاتم رسول ﷺ کی سزا قتل مقرر کی۔

ابورافع کا قتل: ابورافع کا سردار اور عرب کا مالدار لوگوں میں سے تھا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی ہجو کر کے آپ کو تکلیف پہنچاتا تھا، ابورافع جب اہانت رسول کا مرتکب ہوا تو رسول کائنات نے اس کے قتل کا فیصلہ فرمایا اور صحابہ کرام کو اس کے قتل کے لیے بھیجا۔ علامہ بدرالدین عینی لکھتے ہیں: ''جواز الانتیل علی من اعان علی رسول اللہ ﷺ بیدا و مال او رای وکان ابورافع یعادی رسول اللہ ویولب الناس علیہ''(۱۱)

(جو شخص اپنی رائے اپنے مال اور ہاتھ سے رسول ﷺ کے خلاف مدد کرے (یہ حدیث) اس کے قتل کے جواز پر دلیل ہے۔ ابورافع رسول اللہ ﷺ کا دشمن تھا اور لوگوں کو بھی اس دشمنی پر ابھارتا تھا)

گستاخ رسول ﷺ کا قتل: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کو سب و شتم کیا کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ من یکفینی عداوی میرے دشمن کی خبر کون لے گا۔ حضرت خالد نے عرض کیا کہ بار رسول ﷺ میں حاضر ہوں تو نبی کریم ﷺ نے انہیں بھیجا اور حضرت خالد نے اس شخص کو قتل کر دیا۔(۱۲)

گستاخ رسول ام ولد کا قتل: حضرت اللہ بن عباس فرماتے ہیں:

"ان اعمی کانت لہ ام ولہ تشتم النبی ﷺ وتقع فیہ فیتھاھا فلا تنھتی ویزجرھا فلا تنزجر قال فلما کانت ذات لیلۃ جعلت تقع فنی النبی وتشتمہ فاخذ المفعول فوضعہ فی بطنھا واتکا علیھا فقتلھا فوقو بین رجلیھا طفل فلطنت ماھناك بالدم فلما اصبح ذکر ذلك بلنی فجمع الناس فقال انشہ اللہ رجلا فعل ما فعل لی علیہ حق الا قام قال فقام الاحمی بد خطی الناس وھو تیزترل حتی قعد بین یدی النبی فقال یا رسول اللہ انا صاجھا کانت تشمك وتصنع فیك فانھا ھا فلا تنھتی وازجرھا فلا تیزجر ولی منھا ابنان مثل اللولوتین وکانت بی رفیقۃ فلما کان البارحۃ جعلت تشتمك وتقع فیك فاخذت المقعول فوضعۃ فی بطنھا واتکات علیھا حتی قتلھا فقال النبی ﷺ الا اشھد واان دھا ھدو "(۱۳)

(ایک نابینا شخص کی ام ولد لونڈی تھی وہ نبی کریم ﷺ کو گالیاں دیتی تھی وہ اسے منع کرتے مگر وہ باز نہ آتی وہ اسے ڈانٹتے مگر وہ رکتی ایک رات وہ نبی کریم ﷺ کی بدگوئی کرنا لگی تو اس نے ایک برچھا لے کر اس کے پیٹ میں پر رکھ کر اس پر اپنا بوجھ ڈال دیا اور اس طرح اسے قتل کر ڈالا اس لونڈی کے پاؤں میں ایک چھوٹا بچہ آگیا اور اس نے اس جگہ کو خون سے لت پوت کر دیا۔ صبح اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے پاس کیا گیا اور لوگ رکھتے ہوگئے تو آپ نے فرمایا میں اس آدمی کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے یہ کام کیا ہے اور میرا اس پر حق ہے کہ وہ کھڑا ہو جاتے پس وہ نابینا شخص کھڑا ہو گیا اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا اضطراب کی کیفیت میں آیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میں اس کا قاتل ہوں یہ آپ کو برا بھلا کہتی تھی میں اس کو منع کرتا منع کرتا مگر باز نہ آتی تھی میں اسے ڈانٹتا مگر وہ اس کی پرواہ نہ کرتی اس کے بطن سے میری دو موتیوں جیسے بچے ہیں وہ میری رفیقہ حیات تھی گزشتہ رات جب وہ آپ کو گالیاں دینے لگی اور برا بھلا کہنے لگی تو میں نے چھرا لیا اس کے پیٹ پر رکھ کر زور سے دبایا یہاں تک کہ وہ مرگئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار گواہ ہو جاؤ اس لونڈی کا خون ضائع گیا)

خلفاء راشدین وصحابہ کرام کا مرتکبین

توہین رسالت سے رویہ: حضرت ابو ہرزہ اسلمی سے مروی ہے کہ ہم حضرت ابو بکر صدیق کی خدمت میں حاضر تھے اسی دوران آپ نے ایک شخص پر اس قدر عتیق وغضب کا اظہار کیا حتیٰ کہ میرے کا رنگ متغیر ہو گیا۔ جب میں نے آپ کی یہ حالت دیکھی تو عرض کی:

''فقلت تاذن لی یا خلیفة رسول اضرب عنقه قال: أکنت فاعلا امرتك قلت نعم قال لا واللہ ماکانت لبشر بعد محمد ﷺ''[۱۴]

(اے خلیفہ رسول ﷺ مجھے اجازت دیں میں اس گستاخ کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا: کیا تو ایسا ہی کرتا اگر میں تجھے اس کے قتل کرنے کا حکم دیتا۔ عرض کیا ہاں ایسے ہی کرتا۔ فرمایا نہیں حضور سرور کونین کے بعد کسی بھی فرد کو یہ حق حاصل نہیں ہے)

''عبس وتولیٰ'' کثرت سے پڑھنے والے امام کا قتل: مفسرین نے اس سورت کا شانِ نزول بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ روساء قریش کو دین کی دعوت پہنچانے میں مصروف تھے۔ آپ ﷺ کی توجہ خاص طور پر ان ہی کی طرف تھے۔ اچانک ایک نابینا صحابی حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ یہ سب سے پہلے مہاجرین میں سے تھے اور اکثر حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے رہتے تھے اور دین کی تعلیمات حاصل کرتے رہتے، مختلف مسائل کے بارے میں سوال کرتے رہتے، اور اسی طرح آج بھی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوتے ہی سوالات کیے۔ مگر اس دوران مجلس کے آداب کا خیال نہ رکھ سکے، اور نبی کریم ﷺ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے آگے بڑھے۔ لیکن اس وقت آپ ﷺ ایک اہم دینی امور پر کلام فرمانے میں مصروف تھے اس وجہ سے اس صحابی کی طرف توجہ نہ دے سکے اور اپنا کلام جاری رکھا۔ نابینا صحابی کی مداخلت کی وجہ سے چہرہ مبارک پر تھوڑا سا ملال ظاہر ہوا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کیں اور ان آیات میں نبی کریم ﷺ کو اس کام کی تلقین کی گئی کہ وہ صحابی ناسمجھ تھا اس کی دلجوئی بھی ضروری تھی۔ ان کی وجہ سے

آپ ﷺ کے چہرہ اقدس پر اس طرح کے آثار ظاہر نہیں ہونے چاہیئے تا کہ ایسا مخلص و جان نچھاور کرنے والا صحابہ آپ ﷺ کی شفقت ودلجوئی سے محروم نہ ہو۔ اب ظاہراًاس آیت کریمہ میں "عتاب" تشبیہ کی شفقت و دلجوئی یعنی "عتاب" میں تشبیہ کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ اسی خصوصیت کے پیش نظر ایک منافق نے ہر نماز میں اس سورت کو پڑھنے کا معمول بنا لیا تھا اور دل میں یہ خیال رکھتا تھا کہ یہی وہ سورت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو تنبیہ فرمائی ہے۔ یہاں تک کہ: "روی ان عمر ابن الخطاب بلغہ ان بعض المنافقین یوم قومہ فلا یقرأ فیھم الا سورۃ عبس فارسول ﷺ فضرب عنقہ"(۱۵)

(سیدنا عمرِ فاروقؓ کو جب یہ بات معلوم ہوئی کہ منافقین میں سے ایک آدمی اپنی قوم کی امامت کراتا ہے وہ ہر باجماعت نماز میں سورۃ عبس وتولی ہی پڑھتا ہے۔ آپ نے اسے بلا بھیجا (بغیر مزید تحقیق کے) اس کا سر قلم کروادیا۔)

حضرت عمر فاروق پر اس شخص کے عمل سے یہ بات ازخود مستحق ہوگئی اور آپ کو یقین کامل حاصل ہوگیا کہ اسی صورت کو مداومت وہمیشگی سے پڑھنے کا سبب وعلت درپردہ بے ادبی وگستاخی رسول ﷺ رسول ﷺ ہے۔ علاوہ ازیں کچھ اور علامات بھی گستاخانِ رسول ﷺ کی پیش نظر تھیں۔ اس کے ساتھ ہی حضور ﷺ کے ساتھ کے بغض وعناد، حسد وکینہ کی کیفیات بھی اس کے گستاخ رسول ﷺ ہونے پر واضح دلالت کررہی تھی۔ یہ بات لائق توجہ ہے کہ اس شخص نے زبان سے قولاً یا فعلاً اشارۃً یا کنایۃً کسی بھی صورت میں شانِ رسالت مآب ﷺ میں تنقیص وتحقیر پر مشتمل کوئی کلمہ زبان سے آپ کے سامنے نہیں کہا بلکہ محض اس کے عمل اور مستقل معمول سے امر واقعہ آپ پر مستحق ہوا کہ اس کے دل میں گستاخی رسول ﷺ نہیں ہے۔ یہ اس پر ان کو نابود کرنے کا حکم دیا گیا جبکہ سرکارِ دوعالم ﷺ کی ظاہری حیات مقدسہ میں آپ ﷺ کے دیدار فرحت آثار سے براہِ راست ایمان کی آنکھ سے لطف اندوز ہونے اور صحبت و قربت مصطفوی ﷺ سے فیض یاب ہونے والے مقدس نفوس کی عظمت شان میں بھی سب وشتم کرنے والا اپنی گستاخی پر اس دنیا میں ہی کوڑوں کی سزا کا مستحق ٹھہرے گا۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا "من سب نبیا فاقتلوہ ومن سب اصحابی فاجلدوہ" (جو شخص کسی نبی کو گالی دے اسے قتل کردو اور جو میرے کسی صحابی کا گالی اسے کوڑے مارو) الفاظ حدیث صراحتاً اس امر پر دلالت کررہے ہیں کہ اہانت وگستاخی جملہ انبیاء کرام علیھم السلام میں سے کسی کی بھی شان اقدس میں کی گئی تو اس کے مرتکب کو بغیر کوئی موقع دیئے اور توبہ قبول کیے قتل کردیا جائے گا۔ یہ سزائے قتل اس پر بطور حد واجب ہے۔

آئمہ اکرام اور فقہا اکرام کے فتوی اور آراء

امام قاضی عیاضؒ لکھتے ہیں: "فرق بین اذاھما واذای المومنین فی اذی المومنین مادون القتل من الضرب والنکال فکان حکم موذی اللہ ونبیہ اشد من ذلک وھو القتل"(۱۶)

(اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اذیت اور مومنوں کی اذیت اور مومنوں کی اذیت میں فرق کیا گیا مومنوں کو اذیت پہنچانے کی سزا قتل سے کم ہے جیسے دُرے مارنا اور جلا وطن کرنا پس اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی ﷺ کو اذیت دینے کی سزا اس سے شدید چاہیے اور وہ قتل ہے۔)

ابن تیمیہ: اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کی صحبت، رضا اور اطاعت کو اپنی محبت، رضا اور اطاعت قرار دیا۔ رسول ﷺ کی مخالفت، اذیت اور نافرمانی کو اپنی مخالفت اور نافرمانی قرار دیا پس وہ شخص جو رسول ﷺ کو اذیت دے اس نے اللہ کو اذیت دی ایسا شخص مستحق لعنت ہے اور لعنت بعد رحمت پر دلالت کرتی ہے اور مومن اللہ کی رحمت سے دور نہیں ہوتا مگر کافر لہذا ایسا شخص قتل کیا جائے گا۔(۱۷)

امام فخر الدین رازیؒ: وان نکثوا ایمانھم الخ کی تفسیر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: '' وھوقول الاکثرین ان المراد لکثھم لعھم رسول اللہ قال الزجاج ھذہ الایۃ توجب قتل الذمی اذا ظھرا الطعن فی الاسلام لان عھدہ مشروطا بان لا یطعن فان طعن فقد نکث ونقض عھدھم ''(۱۸)

(اکثر علماء کا قول ہے کہ نکثو سے مراد رسول ﷺ کے لیے عہد کو ختم کرنا ہے (یعنی اگر کوئی رسول ﷺ کی گستاخی کرے) زجاج کہتے ہیں اگر ذمی دین میں طعن کرے تو یہ آیت اس کے قتل کو واجب کرتی ہے اس لیے کہ اس کا عہد مشروط تھا کہ وہ طعن نہیں کرے گا پس جب اس نے طعن کیا تو اپنے عہد کو ختم کر دیا۔)

پاکستان میں قانون سازی پر ارتقائی جائزہ: پاکستان میں قانون توہین رسالت انگریز کے دور سے رائج اور نافذ ہے اور وہی چلا آرہا ہے۔ ابتدا میں یہ قانون اتنا مدون اور سخت نہیں تھا۔ جنرل محمد ضیاء الحق تا دور حکومت ۱۹۷۴ء میں تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ 295-C بعنوان ''نبی کریم ﷺ کی شان میں اہانت آمیز کلمات کا استعمال'' اضافہ کیا گیا۔ اس کے مطابق جرم کی سزا، سزائے موت یا عمر قید مع جرمانہ تجوید کی گئی۔ اس دفعہ کا متن ہے:

"295-C: Utilization of overly critical comments and so on, in regard of the Blessed Prophet; whoever by words, either spoken or composed, or by apparent portrayal or by any attribution, allusion, or suggestion, straightforwardly or in a roundabout way, debases the consecrated name of the Sacred Prophet Muhammad (PBUH) will be rebuffed forever and will likewise be responsible to fine."(۱۹)

(جو شخص الفاظ کے ذریعے خواہ زبان سے ادا کیے جائیں یا تحریر میں لائے گئے ہوں، یا دکھائی دینے والی تمثیل کے ذریعے یا بلاواسطہ تہمت یا طعن یا چوٹ کے ذریعے نبی کریم حضرت محمد ﷺ کے مقدس نام کی بے حرمتی)

اقلیتوں کے تحفظ کے لیے پاکستان میں قانون سازی: اقلیتوں کے تحفظ کے لیے پاکستان میں قانون سازی کی گئی ہے۔

1960ء میں حکومت پاکستان نے "میزان الحق" نامی کتاب کو ضبط کرنے کا حکم دے دیا۔اس کتاب کا اردو ترجمہ ۱۸۹۱ء میں شائع ہوا۔ اس کا مصنف ایک عیسائی تھا۔اس نے عیسائی مذہب کی بنیاد پر عیسائیت کو اسلام پر فوقیت دی تھی اور اسلام کے مقابلے عیسائیت کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔جب کہ اسی کتاب میں بار بار مصنف یہ بھی کہتا ہے کہ اس کا مقصد مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنا نہیں ہے بلکہ اس کتاب میں صرف اتنا کہا گیا ہے کہ اس کتاب کا مواد دفعہ (A) 295 کے تحت قابل سزا ہے۔مذکورہ مقدمہ میں عدالت نے درخواست گزار کی درخواست کو مندرجہ ذیل اصولوں کی بنیاد پر منظور کر کے پابندی کا حکم ختم کر دیا کہ:

"(۱)مقننہ کے ادارہ کو "دانستہ اور معاندانہ" کے ساتھ مشروط کر دیا ہے۔

(۲)مندرجہ بالا اصول کا اطلاق مذہبی بحثوں اور متنازعہ باتوں میں بھی ہوتا ہے۔

(۳)اگر کوئی شخص کسی دوسرے کے مذہبی جذبات کے خلاف کوئی بات کہتا ہے تو قانون یہ فرض کرے گا کہ اس کا ارادہ دوسرے کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنا تھا اس کے برعکس ثابت کرنا اس شخص کے ذمہ ہو گا۔"(۲۰)

۱۹۸۰ء کے بعد تعزیراتِ پاکستان میں مذہب کے متعلق دفعات کا اضافہ: قیامِ پاکستان کے تقریباً ۳۳ سال بعد ۱۹۸۰ء میں ایک صدارتی آرڈیننس کے تحت پاکستان پینل کوڈ میں دفعہ (A) 298 کا اضافہ کیا گیا۔ جس کی رو سے آپ ﷺ کی کسی زوجہ (اُم المومنین) اہل بیت یا خلفائے راشدین صحابہ کرامؓ پر زبانی تحریری اشاروں سے بالواسطہ، تہمت زنی، طعن زنی در پردہ تعریض سے توہین و بے حرمتی کرنے پر زیادہ سے زیادہ تین سال قید محض یا جرمانہ یا دونوں سزائیں بیک وقت دی جا سکیں گی۔

دفعہ (A) 298 کے الفاظ یہ ہیں:

"Whoever by words, either spoken or composed or by noticeable respresentation or by any ascription, insinuation or insinualtion, straightforwardly or in a roundabout way, debases the sacrosanct name of any spouse (Ummal-Mumineeh) or individuals or family (ahle lure) of the Blessed Prophet (Harmony Arrive), or any of the exemplary caliphs (Khulafa Rasshidees) or colleagues (Sahaba) of the Heavenly Prophet (Harmony Arrive) Will be rebuffed with improsnment of one or the other depiction for a term which may eatened to three years, or with fine, or with both." **(21)**

۱۹۸۲ء میں توہینِ رسالت کی سزا موت: رُکن اسمبلی نثار فاطمہ نے ۱۹۸۴ء میں قومی اسمبلی میں ایک بل پیش کر دیا کہ توہینِ رسالت کے مجرم کو سزائے موت دی جائے جس کے لیے تعزیراتِ پاکستان میں دفعہ (C) 295 کا اضافہ کیا گیا:

"Whoever by words, either spoken or composed, or by noticeable portrayal, or by any ascription, allusion or suggestion straightforwardly or by implication, pollutes the hallowed name of the Sacred Prophet Muhammad (PBUH) will be rebuffed with death, or detainment for life will likewise be obligated to fine." **(22)**

(جو کوئی بھی الفاظ کے ذریعہ کہے گئے یا تحریری یا ظاہری نمائندگی کے ذریعے یا کسی بھی الزام تراشی کے ذریعے یا بلاواسطہ یا بالواسطہ طور پر

رسول اکرم ﷺ کے مقدس نام کی بے حرمتی کرے گا، اسے سزائے موت دی جائے گی، یا عمر قید کی سزا بھی دی جائے گی۔)

دفعہ (C) 295 کی روشنی میں آپ ﷺ کی ذات اقدس کو تنقید کا نشانہ بنانا قابلِ مواخذہ اور سزائے موت کا حقدار قرار دیا گیا۔

ملائیشیا میں قانون سازی پر ارتقائی جائزہ: پاکستان اور ملائیشیا دونوں ممالک میں توہینِ مذہب کے لیے بنائے قوانین میں مماثلت نہیں پائی گئی/ر جاتی۔ ملائیشیا میں توہینِ مذہب و رسالت کی سزا ایک (۱) سال سے لے کر زیادہ سے زیادہ تین (۳) سال قید اور جرمانہ ہے۔ جبکہ پاکستان میں اس کے بالکل برعکس ہے:

"Section 298 (on wearing words, etc., with deliberate intent to wound the religious of any person): whoever, with purposeful intension of wonding the strict sensations of any individual, lets out any word or utters any sound in the he aring of that individual, or makes any signal in seeing will individual, or places any motion in seeing that individual, will be rebuffed with detainment for a term which might reach out to one year or with fine or with both." (23)

(شق 298 کے مطابق کسی بھی شخص کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے ارادے سے الفاظ بولنے سے متعلق ہے جو شخص جان بوجھ کر کسی بھی شخص کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کی نیت سے کوئی لفظ کہتا ہے یا کوئی آواز دیتا ہے یا اس شخص کے سامنے اشارہ کر دیا ہے یا اس شخص کی نظر میں کوئی چیز رکھتا ہے تو اسے ایک مدت کے لیے قید کی سزا دی جاتی ہے جو ایک سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں کے ساتھ سزا مل سکتی ہے۔)

ملائیشیا میں حکام نے توہین مذہب کے الزام میں سعودی صحافی کو ملک بدر کر دیا ہے۔ حمزہ کاشگری نے پیغمبر اسلام کے یوم ولادت کے موقع پر سماجی رابطے کی ویب سائٹ ٹوئٹر پر متنازع جملے لکھے جس پر تیس (30) ہزار سے زائد افراد نے شدید ردعمل کا اظہار کیا جس میں متعدد نے انہیں جان سے مارنے کی دھمکیاں بھی دیں۔ حمزہ کاشگری نے نہ صرف ٹوئٹر سے اپنی ٹوئٹ ہٹا دی بلکہ اس فعل پر معافی بھی مانگی لیکن جب وہ دھمکیاں ملنے سے باز نہ آئے تو وہ ملائیشیا فرار ہو گئے۔ سعودی عرب اور ملائیشیا کے درمیان ملزمان کے تبادلے کے لیے کوئی باقاعدہ معاہدہ تو موجود نہیں ہے لیکن مسلمان ملک ہونے کے ناطے ملائیشیا سعودی عرب کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں۔ ایمنیسٹی انٹرنیشنل نے خبردار کیا ہے کہ سعودی عرب میں اگر حمزہ کاشغری پر الزامات ثابت ہو جاتے ہیں تو اس کو پھانسی بھی ہو سکتی ہے: "اس طرح کا ذلیل اور متنازعہ شخص پوری دنیا کے مسلمانوں کی دل آزادی کا سبب بن رہا ہے۔" (۲۴)

ملائیشین پینل کوڈ کی دفعہ 295-298 صرف اسلام تک محدود نہیں بلکہ مذاہب کی توہین کرنے والوں کے لیے سزا میں توسیع کرتی ہے۔ اس قانون کے تحت ملائیشیا میں مذہب کے خلاف جرائم پر تین سال تک قید یا تقریباً 1000 امریکی ڈالر جرمانے کی سزا ہے۔ توہین رسالت کے مقدمے اور سزائیں، زیادہ تر حصے کے لیے، اسلام اور قرآن کی توہین تک محدود رہی ہیں ملائیشین فیڈریشن کا عدلیہ نظام

دو عدالتی نظموں پر مشتمل ہے۔ عام شہری ضابطہ قانون اپنے دائرہ اختیار کو غیر مسلموں پر پھیلاتا ہے اور شامی عدالتی نظام مسلمانوں کے لیے مخصوص ہے۔

ملائیشیا میں اسلام کے خلاف جرائم کو منظم کرنے کے لیے قانونی اقدامات: مذہب کے خلاف جرائم مذہب اور مذہبی تعلیمات کی خلاف ورزیوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ ان کے منفی اثرات مذہب کی حیثیت اور ملک کے امن عامہ پر پڑتے ہیں۔ ملائیشیا میں اس موضوع پر قانون کی دفعات متعدد قانون سازی میں بکھری ہوئی ہیں اس موضوع پر رپورٹ ہونے والے کیسز کی تعداد بہت کم ہے۔ مذہب کے خلاف جرائم کو کنٹرول کرنے والے قوانین ملائیشیا کے آئینی فریم ورک کے دائرے میں ہے۔ وہ مذہبی آزادی کے حق کا حصہ اور آزادیٔ اظہار پر پابندیوں کا حصہ دکھائی دیتے ہیں: "قانون سازی میں مخصوص شق کا فقدان ہے جو اللہ اور پیغمبر اسلام ﷺ کے خلاف توہین کو جرم قرار دیتا ہے۔"(۲۵) قوانین مذہبی جرائم پر لاگو ہوتے ہیں لیکن مطلوبہ ثبوت اس سے زیادہ ہوتا ہے۔ امن عامہ میں لوگوں کی آزادی کی خلاف ورزی شامل ہے اور انہیں احتیاط سے لاگو کیا جانا چاہیے۔

خلاصہ بحث: اگر کوئی شخص رسول ﷺ کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہوتا ہے یا کسی بھی دوسرے جرم میں ملوث ہو اور اسلامی ریاست میں فساد برپا کرے تو اس شخص نے بذاتِ خود جرم کیا اور ایسے شخص کو ریاست کی طرف سے سخت سزا دی جائے گی۔ پاکستان اور ملائیشیا دونوں اسلامی ممالک ہیں لیکن ان کے قوانین میں مماثلت نہیں پائی جاتی اور اطلاقی صورتِ حال میں بھی فرق ہے۔ پاکستان میں قانون توہین رسالت کی سزا سخت ہے۔ سزائے موت یا عمر قید سزا کے ساتھ جرمانہ عائد کیا جاتا ہے۔ سزا کا نفاذ ریاست کی ذمہ داری ہے۔ اس کے باوجود الزام کی بنیاد پر کسی کو بھی بغیر تحقیق و تصدیق کے قتل کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا عملی طور پر اس امر کی ضرورت ہے کہ ریاست ان چیزوں کی عملدرآمدی کو یقینی بنائے تاکہ افراد اسے اپنے ہاتھوں میں نہ لیں۔ ملائیشیا میں قانون توہین رسالت کے قوانین زیادہ سخت نہیں ہیں۔ ایک سے تین سال سزا ہوتی ہے یا جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔ توہین رسالت کی سزا تمام اسلامی ممالک میں ایک ہونی چاہیے جو اسلامی شریعت کے عین مطابق ہو اور تمام اسلامی ممالک میں اس سزا کا نفاذ کیا جائے۔ سزاؤں میں سختی سے ہی اس طرح کے واقعات کی روک تھام کی جا سکتی ہے اس سلسلہ میں سب سے زیادہ اہم یہ ہے کہ سزاؤں کی عملدرآمدی کو ریاست اپنے ہاتھ میں لے نہ کہ افراد اس کا فیصلہ کریں۔ اس لیے دونوں ممالک کی حکومتوں کو چاہیے کہ وہ اس سلسلہ میں بہتر اقدامات اٹھائے۔

تجاویز و سفارشات: درج بالا بحث سے توہین رسالت کے حوالے سے میرے درج ذیل سفارشات ہیں جن کو ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

1. OIC میں توہین رسالت سے متعلق یکساں قانون سازی کی جانی چاہیے۔

2. اسلامی نظریاتی کونسل کو ایسے اقدامات اٹھانے چاہیں جو ایسے عناصر کی حوصلہ شکنی کریں جو توہین رسالت کو باعث بن رہے ہیں۔

3. بین الاقوامی سطح پر علماء کے جو اجلاس یا کنفرنسز منعقد ہوں وہاں اس پر بات کی جانی چاہیے تاکہ بڑھتے ہوئے توہین رسالت کے واقعات کی شرح میں حتی المقدود کمی کی جا سکے۔

4. بحیثیت امت مسلمہ یہ ہمارا بنیادی فریضہ ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اقدس پر ہونے والی ہرزہ سرائیوں اور حملوں کا بھرپور جواب دے سکیں۔

5. حکومتی سطح پر اس نظریے کو عام کیا جائے کہ رسول اللہ ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاکی کرنے والے پر فردِ جرم عائد ہو گا۔

6. مسلم ممالک میں توہین قانون رسالت کی اطلاقی صورتِ حال کا جائزہ لیا جائے۔

7. توہین رسالت کی عالمی وریاستی سطح پر قانون سازی کی جائے۔

8. قانون توہین رسالت کا اسلامی ممالک میں نفاذ کیا جائے۔

9. توہین رسالت کے واقعات کی وجوہات اور ان کی روک تھام کے لیے تجاویز پیش کی جائیں۔

حوالہ جات:

1. النساء(۴)۲

Al-Nisa (4) 2

2. الحجرات(۴۹)۲

Al-Hujrat (49) 2

3. الحجرات(۴۹)۶۹

Al-Hujrat (49) 69

4. الاحزاب(۳۳)۵۷

Al-Ahzab (33) 57

5. الاحزاب(۳۳)۵۷

Al-Ahzab (33) 57

6. الحجرات(۴۹)۲

Al-Hujrat (49) 2

7. البقرہ(۲)۱۰۶

Al-Baqarah (2) 106

8. الحجرات(۴۹)۱

Al-Hujrat (49) 1

9. محمد ثناء اللہ، قاضی، تفسیر مظہری، دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۵ھ، جلد ۹، ص ۶

Muhammad Sana Ullah, Qazi, Tafseer Mazhari, Dar Ahya ut Taras ul Arabi, 1425, Vol. 9, P.6

10. النساء(۴)۱۴

Al-Nisa (4) 14

11. بدر الدین عینی، محمد دین احمد بن موسی بن احمد، عمدۃ القاری، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۱ھ، جلد ۱۴، ص ۳۷۸

Badar-ud-Din Aeni, Muhammad Deen Ahmad Bin Musa Bin Ahmad, Umdat-ul-Qari, Darul Kutab Al-Ilmiya, 1421, Vo.14, P.378

12. قاضی عیاض بن موسی مالکی، الشفاء تعریف حقوق المصطفی ﷺ، فرید بک سٹال، اردو بازار، لاہور: ۱۴۲۲ھ، ص ۳۷۳

Qazi Ayaz Bin Musa Malki, Al-Shifa Tareef Haqooq ul Mustafa (PBUH), Fareed Book Stal, Urdu Bazar, Lahore, 1422, P.373

13. ابوداود سلیمان بن اشعث بن قیس سجستانی، سنن ابی داوٗد، کتاب الحدود، فرید بک سٹال، اردو بازار، لاہور: ۱۴۲۲ھ، ص ۲۵۱

Abu Daud Suleman Bin Ashas, Sunan Abi Daud, Kitab ul Hadood, Fareed Book Stal, Urdu Bazar, Lahore, 1422, P.251

14. السجستانی، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داوٗد، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، کتاب الحدود، ۲/۲۵۲

Al-Sajastani, Suleman Bin Ashas, Sunan Abi Daud, H.M Saeed Company, Karachi, Kitab ul Hadood, 2/252

15. عیاض، بن موسیٰ ابو الفضل، الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، دار الکتب العربی، بیروت، ۴/۱۹۶

Ayaz Bin Mosa Abu Al-Fazal, Al-Shifa Bitareef Haqoq Al-Mustafa, Darul Kitab ul Arbi, Berut, 4/196

16. عیاض، بن موسیٰ ابو الفضل، الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، دار الکتب العربی، بیروت، ۱۹۱۵ء

Ayaz Bin Mosa Abu Al-Fazal, Al-Shifa Bitareef Haqoq Al-Mustafa, Darul Kitab ul Arbi,

Berut, 1915

17. ابن تیمیہ، تقی الدین احمد بن عبد الحلیم، امام، الصارم المسلول علی ہشاتم الرسول، مکتبہ قدوسیہ، مصر، ۲۰۱۱ء، ص ۳۳

Ibn Tamiya, Taqi ud Din Ahmad Bin Abdul Haleem, Imam, Al-Sarim Al-Maslool Ali Hishtam Al-Rasool, Maktaba Qadosia, Misar, 2011, P.33

18. الرازی، فخر الدین، امام، تفسیر کبیر، دار الکتب العلمیہ، تہران، س ن

Al-Razi, Fakhar ud Din, Imam, Tafseer Kabir, Darul Kitab ul Ilmiya, Tehran

19. Pakistan Penal Code (Act XLV of 1860) Amended by: Protection of women (criminal Laws Amendment) Act 2006, Criminal Laws (Amendment) Act, 2004. (I of 2005), Criminal Law (Amendment) Ordinance (LXXXV of 2002), Criminal Laws (Reforms) Ordinanc (LXXXVI of 2021 P. 79

20. The Punjab religious book society Lahore… petitioner vs the state… reponsdent PLD 1960 (W.P) Lahore 629

21. PPC. P.1179

22. PPC. P.1164

23. Briefing paper: Balasphemy Provisions in Malyisian Law, Article 19, Free Word Centre 60 Farringdon Road, London, P-10

24. http://www.urdumajlis.net/index.php?threads/20718/-12-07-22, 10:36 AM

25. https://scholar.google.com/scholar?hl=en&as-sdt=of2c5 &I=blasphaemy+penal+code+law+in+malaxsia+&btnG=#d=gs-Iabs&t=1657686221542&u=%23p%3DCs4teheihaj 13-07-22, 09:40AM

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.